New Era Magazine
نیوایرا میگزین
عشق
از ایمان چوہدری
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عشق

از ایمان چوہدری

ایمان چوہدری نے یہ ناول (عشق) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔ اس ناول (عشق) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

****

"ماضی"

میں نے آپ سے کہا تھا کہ کمرے تیار کروائیں بیگم آپ نے ابھی تک کمرے تیار نہیں کروائے مصطفی شاہ نے اپنی بیگم حمیدہ سے آتے ہی پوچھا

وہ تو میں کروادوں گی پہلے آپ بتائیں تو سہی کہ کون آرہا ہے آپ مجھے بتا کیوں نہیں رہے

حمیدہ بیگم نے

الجھتے اپنے مجازی خدا سے استفسار کیا

وہ آپ کا لاڈلہ ابھی تک نہیں آیا شادی میں صرف چار دن رہ گئے اور جناب کی پڑھائی ہی ختم نہیں ہو رہی ارے میں پوچھتی ہوں پڑھائی زیادہ ضروری ہے یا بھائی کی شادی

حمیدہ بیگم نے اپنے غصے کو ضبط کرتے بولی

میرے کچھ مہمان آرہے ہے شادی میں شرکت کے لیے مصطفی شاہ نے واسکٹ پہنتے

جواب دیا

رہی بات آپکے لاڈلے صاحبزادے کی وہ کہہ تو رہا تھا کہ کچھ دن میں آجائے گا آپ

آپ اسکا کمرہ تیار کروادے مصطفی شاہ آئینہ میں حمیدہ بیگم کو دیکھتے گویا ہوئے

وہ تو میں نے اسی دن کروا دیا تھا جب آپ نے بتایا تھا کہ وہ آرہا ہے لیکن یہ تو بتائیں کہ آ کب رہا ہے کیا شادی والے دن آئے گا حمیدہ بیگم نے شال مصطفی شاہ کے کندھے پر رکھتے دریافت کیا

وہ تو پتہ نہیں مجھے لیکن وہ شادی سے پہلے پہنچ جائے گا اس نے بتایا تھا آپ فکر نہ کرے وہ آجائے گا آخر اسکے بھائی کی شادی ہے مصطفی شاہ نے حمیدہ بیگم کو کندھوں سے پکڑتے کہا

ہمم.......

آپ کہہ رہے ہیں تو مان لیتی ہوں حمیدہ بیگم گوئی

اوکے میں اب باہر جا رہا ہوں کچھ کام ہے اور آپ کمرے تیار کروا دیجیے گا ابھی وہ شام تک پہنچ جائیں گئیں مصطفی شاہ کہتے ہی کمرے سے گئے، تو وہ بھی اپنے کام میں لگی

♡☆♡☆♡☆♡

مصطفی شاہ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں تھی سب سے بڑے بیٹے جمال ،آیان، ندا، معراج، دعا، کامیش سے چھوٹی بیٹی حیا تھی بڑے بیٹے کی شادی انھوں نے خاندان میں ہی کی تھی لیکن چھوٹے بیٹے آیان کی شادی وہ اپنے دوست موسی چوہدری

کی بیٹی نشا سے کر رہے تھے جمال، آیان، معراج تینوں ہی اپنے باپ کا بزنس سنبھالتے تھے

جبکہ چھوٹا بیٹا پڑھائی کیلئے لندن گیا ہوا تھا اور اسکا رشتہ انھوں نے بچپن سے ہی اپنے بھائی کی بیٹی سے طے کیا تھا جس کا کامیش شاہ کو نہیں بتایا گیا تھا دونوں چھوٹیاں بیٹیاں ابھی پڑھ رہی تھی جبکہ بڑی بیٹی ندا اپنی پڑھائی مکمل کر چکی تھی اور اب اسکی شادی وہ اپنے دوست ابراہیم خان کے بیٹے ارسلان سے کر رہے تھے

"اب بات ہو جائے ابراہیم خان اور موسی چوہدری کے بارے میں"

مصطفی شاہ، موسی چوہدری، ابراہیم خان بچپن کے دوست تھے اور اب وہ اپنی دوستی رشتے داری میں بدل رہے تھے رشتے تو انھوں نے بچپن میں ہی طے کر دیے تھے موسی چوہدری کے تین بیٹے اور دو بیٹیاں تھی سب سے بڑا ارباز تھا جس کی شادی ابراہیم خان کی بیٹی فضہ سے ہو رہی تھی، پھر نشا، بہرام، افراح، ارمغان سب سے چھوٹا ہونے کی وجہ سے سب اس سے بہت پیار کرتے تھے اسی لیے جب اس نے کہا کہ وہ

آگے کی پڑھائی لندن میں کرےگا تو موسی چوہدری نے اسے جانے کی اجازات دے دی

ابراہیم خان کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں تھی اسماعیل،فضہ،ارسلان، ثمرہ، عروج ،ریان اور سب سے چھوٹی چاہت تھی ویسے تو ابراہیم خان اپنے سب بچوں سے ہی پیار کرتے تھے مگر چاہت میں انکی جان بستی تھی

اگر اسے ہلکا سہ بخار بھی ہو جاتا تو ابراہیم خان پورے گھر کو سر پہ اٹھا لیتے

وہ چھوٹی سے چھوٹی فرمائش بھی کرتی تو وہ اسے پورے کرنے کے لیے جی جان لگا دیتے ایسا نہیں تھا کہ اسکے بھائی اس سے پیار نہیں کرتے تھے وہ بھی کرتے تھے

لیکن ابراہیم خان سے زیادہ نہیں

ابراہیم خان نے اپنے بڑے بیٹے کی شادی خاندان میں ہی کی تھی مگر چھوٹے بیٹے اور بیٹی کی شادی اپنے دوست مصطفی شاہ کے بچوں سے طے کی ہوئی تھی جس میں اسلان کی شادی ابھی ہونے والی تھی

☆☆♡☆♡☆♡☆♡

یہ ریان کہاں رہ گیا ابھی تک آیا کیوں نہیں کامیش نے ارمغان سے کہتے ہی وائن کا گلاس اٹھایا، یار ٹکٹس کنفرم کروانے گیا تھا ہماری......

کہہ رہا تھا تھوڑی دیر میں آجائے گا ارمغان نے جواب دتیے ہی اپنے فون کو دیکھا

لیکن اب تو بہت دیر ہو گئی ہے فون کرا سکو اور پوچھ کہ کب تک آرہا ہے وہ، کامیش نے سامنے ڈانس کرتی لڑکی کو دیکھتے ہی مسکرایا

ابھی ارمغان نے فون ملایا ہی تھا جب سامنے سے ریان وہاں آیا، یار ہم سب کی ٹکٹس کنفرم ہو گئی ہیں کل کی ریان آرام سے کہتے ساتھ ہی بیٹھا

کل کی......؟؟؟. اتنی جلدی دونوں نے ایک ساتھ ہی کہا

"یس "ریان نے مسکراتے اپنے شانے اچکائے، یار پرسوں کی لے آتا ابھی کون سا شادی شروع ہو گئی ہے جو ہم اتنی جلدی جا رہے ہیں کامیش نے واہن کا گلاس ٹیبل پر رکھتے مصنی حیرانی سے کہتے منہ بنایا

کیونکہ وہ اتنی جلدی نہیں جانا چاہتا تھا، کوئی اتنی جلدی نہیں ہے چار دن رہ گئے ہیں شادی شروع ہونے میں، اور تمہیں ابھی بھی جلدی لگ رہا ہے ریان نے بھی اسکو اسکے انداز میں حواب دیا، یار ابھی میرا دل نہیں کر رہا پاکستان جانے کو،

ویسے بھی جو مزا یہاں پر ہے وہ وہاں کہاں ہو گا کامیش نے اپنے آس پاس لڑکیوں کو دیکھتے آنکھ دبائی
کیا یار تیرا کبھی کچھ نہیں ہو سکتا، ارمغان نے سر نا میں ہلاتے کہا

وہ تینوں اس وقت لندن کے مشہور کلب میں بیٹھے ہوئے تھے، وہ تینوں بچپن کے دوست تھے ہر وقت ایک دوسرے ساتھ رہتے تھے، اس لیے جب کامیش لندن آنے لگا، تو ریان اور ارمغان بھی ساتھ ہی اسٹڑی کیلیئے لندن آ گئے

ان کو یہاں آئے ہوئے پانچ سال ہو گئے تھے اب شادی کی وجہ سے واپس جا رہے تھے

،وہ تینوں اپنی یونی میں بھی بہت مشہور تھے ہر لڑکی ان پر مرتی تھی

لیکن ارمغان اور ریان کو ان لڑکیوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا پر کامیش تو ہر وقت

کسی نہ کسی لڑکی سے فلرٹ کرتا رہتا تھا

اور تھا بھی وہ بہت ہنڈسم کہ ہر لڑکی اسکی دیوانی ہو جاتی اسکی سکائے بلیو آئیز، فرنچ کٹ

داڑھی اور مسکرانے سے گالوں میں جوڈمپل پڑتے تھے وہ اس کی دلکشی میں اور

اضافہ کرتے تھے آج بھی کلب میں ہر لڑکی اسے ہی دیکھ رہی تھی جس نے بلیک جینز

کے ساتھ گاجری بلیو ٹی شرٹ زیب تن کی ہوئی تھی بالوں کو جیل لگا کر نفاست سے

سیٹ کیا تھا جس سے وہ اور حسین لگ رہا تھا اب بھی ایک لڑکی ان کے پاس آرہی تھی

جب ریان نے اسکو دیکھتے منہ بناتے کامیش سے کہنا شروع کیا

یار اب چل ویسے بھی ابھی پیکنگ بھی کرنی ہے یہ سنتے ہی کامیش نے برا منہ بناتے

اسے دیکھا اور اٹھا جانے کے لیے

♡☆♡☆♡☆♡

دعا تمہیں پتا ہے کہ ہمارے گھر کون آیا ہے حیا نے کمرے میں آتے ہی خوشی کے عالم میں بولنا شروع کیا جبکہ دعا اسے اتنا خوش دیکھ کر حیران ہوئی

مجھے کیسے پتا ہوتا حیا باہر سے تم آ رہی ہو میں نہیں ویسے بھی ایسا بھی کون آ گیا ہے جس کے آنے کی تمہیں اتنی خوشی ہو رہی ہے دعا نے بیڈ پر بیٹھتے اپنی بکس کھولی

یار خوشی تو ہو گی آخر کو میں اسکی اتنی بڑی فین جو ہوں اور مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ بابا سائیں کے دوست کا بیٹا ہے حیا نے دعا کے پاس بیٹھتے گویا

کس کی بات کر رہی ہو حیا دعا نے الجھتے پوچھا

نعمان شاہ......

کون نعمان شاہ دعا منہ بناتے استفسار کیا

دعا تم بھی نہ اتنا بڑا اسنگر ہے وہ جس کے گانوں کی دنیا دیوانی ہے اور تم اسے نہیں جانتی ویسے میں بھی کس سے بات کر رہی ہوں وہ جو ہر وقت پڑھائی میں ہی گم رہتی ہے اسے تو یہ بھی پتا نہیں ہوتا کہ ملک میں کیا ہو رہا ہیں حیا نے اسکی بات پر برا منہ بناتے کہا

اب ایسی بھی بات نہیں ہے مجھے پتا ہے کہ ملک میں کیا ہو رہا ہیں اور جہاں تک بات ہے اس سنگر کی تو مجھے گانے سننے یا ڈرامے دیکھنے میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے تو میں ان لوگوں کے بارے میں انفرمیشن کیوں دیکھوں دعا کہتے ہی نوٹس بک پر کچھ لکھنے لگی

ہنہ......

تم تو ہو ہی بور حیا کہتے ہی وہاں سے واک آوٹ کر گئی

♡☆♡☆♡☆♡

وہ تینوں اس وقت لاہور ائیر پورٹ پر تھے ابھی تھوڑی

دیر پہلے ہی انکی فلائٹ ن لینڈ کیا تھا اور اب وہ تینوں ائیر پورٹ سے باہر آ گئے تھے

او کے یار میں اب چلتا ہوا پھر بعد میں ملتے ہیں کا میش ان دونوں کو کہتے گلے ملا

پر......یار تو جائے گا کیسے تمہیں تو کوئی لینے بھی نہیں آیا ریان جلری سے بولا

تو ہمارے ساتھ چل ہم تجھے ڈراپ کر دیں گئے ویسے بھی ہم سب نے ایک ہی گاوں

میں جانا ہیں ارمغان نے حل بتایا

نہیں یار تم دونوں جاو میں نے خود ہی کسی کو نہیں بتایا مجھے یہاں کچھ کام ہیں ویسے بھی

میں انھیں سرپرائز دینا چاہتا ہوں کا میش نے مسکراتے کہا جس سے اسکی گالوں میں

گڑھے نماڈمپل پڑا

"اوآئی سی" تبھی تمہیں کوئی لینے نہیں آیا ارمغان نے سمجھ آنے والے انداز میں سر

ہلایا

جی...

اب تم لوگ جاو مجھے بھی میرا کام کرنے دو کہتے ہی واک آوٹ کر گیا

♡☆♡☆☆♡☆♡

ارے.....

لڑکیوں کہاں ہو تم سب گھر میں مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں اور تم لوگ ہو کے ابھی

تک سو رہی ہو زنیب بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بولنا شروع کیا

وہ تینوں اس وقت کمبل تانے آرام سے سونے میں مگن تھی جب زنیب بیگم نے انکے

اوپر سے کمبل ہٹایا جس سے وہ تینوں تھوڑا سا کسمسائی

تبھی زنیب بیگم نے ثمرہ کو بازو سے پکڑ کے بیٹھایا تو وہ بولی کیا ہے امی ابھی سونے دے

صبح صبح کیوں اٹھا رہی ہے ابھی تو سوئے تھے ہم

اسکی بات سن زنیب بیگم نے اسکے سر پر زور سے چپت لگائی

دوپہر کے بارہ بج گئے ہیں اور تم لوگوں کی ابھی صبح نہیں ہوئی سب مہمان آنا شروع

ہو گئے ہیں تھوڑی دیر میں تمہارا بھائی بھی پہنچ جائے گا

کیا بھائی آرہے ہیں چاہت نے جلدی سے آنکھیں کھولتے درمیان میں ہی ٹوکا، ہاں اب

تو وہ پہنچنے والا ہے اس پہلے زینب بیگم کوئی جواب دیتی فضہ نے کمرے میں داخل ہوتے

ہی بات کو مکمل کیا

اتنا سننا تھا کہ وہ تینوں جلدی سے اٹھ کر واش روم کی طرف بھاگی جس پر فضہ اور زینب

بیگم مسکرا دی

وہ تینوں ایسی ہی تھی شرارتی اور کھل کر زندگی انجوائے کرنے والی وہ ہر وقت ایک

دوسرے کے ساتھ

رہتی اکٹھی سوتی ہر کام ساتھ مل کر کرتی

یہ تینوں ہی اپنے بھائی ریان کے ساتھ زیادہ اٹیچ تھی جو کافی عرصے سے لندن میں تھا اور

اب واپس آرہا تھا اپنے دونوں بڑے بہن بھائی کی شادی میں شرکت کے لیے

☆♡☆☆♡☆♡

ٹیکسی شاہ حویلی کے باہر آکر رکی تو کامیش ٹیکسی سے نیچے اترا اور حویلی میں داخل ہونے کے لیے اس نے جیسے ہی دروازے پر ہاتھ رکھا

تبھی رحیم بابا نے اسے دیکھ لیا اور بھاگتے ہوئے اسکی طرف آیا

ارے....

کامیش بابا آپ کب آئے آپ نے تو بتایا بھی نہیں رحیم بابا نے کامیش سے سامان لیتے کہا

ابھی آیا ہو رحیم بابا ویسے بھی میں سب کو سرپرائز دینا چاہتا تھا اس لیے نہیں بتایا

سب کہاں ہیں کوئی نظر نہیں آرہا کامیش نے رحیم بابا کو جواب دیتے حویلی میں نظر ادھر ادھر گھماتے پوچھا

مصطفیٰ صاحب، جمال بابا آفس گئے ہیں آیان بابا حمیدہ بیگم اور دعا بی بی کو شوپنگ پر لے کر گئے ہیں رحیم بابا نے تفصیل سے جواب دیا

باقی سب کامیش نے رحیم بابا سے جیسے ہی پوچھا، تبھی معراج اپنے کمرے سے باہر آیا کامیش کو دیکھ کر حیران ہوتے بھاگتے اسکے گلے ملا

کیسے ہو "برو" کامیش نے معراج سے دریافت کیا، میں ٹھیک تم سناو معراج کامیش کے ساتھ صوفے پر بیٹھا، میں بھی ٹھیک ہوں

ندااور حیا کہاں ہیں کامیش نے بیٹھتے ہی استفسار کیا، اپنے نے کمرے میں ہیں شاید میں ابھی ان کو بلاتا ہوں معراج کہتے ہی ان کو آواز دینے لگا جس کو سن وہ دونوں ہی روم سے باہر آئی جیسے ہی کامیش کو دیکھا ت

وہ خوشی سے بھاگتی اسکے گلے ملی

"آئی رئیلی مس یو" بھائی دونوں نے ملتے ہی ایک ساتھ کہا

میں نے بھی تم سب کو بہت مس کیا کہتے ہی اسنے ایک بار پھر ان کو گلے لگایا، اچھا اسی لیے آپ اتنی جلدی آگئے ندا نے شکوہ کرتے گویا

چلو دیر سے ہی سہی پر میں آتو گیا ہوں نا بلا میں اپنی بہن کی شادی کو چھوڑ سکتا تھا، کامیش ندا کو پیار بھرے لہجے میں بولا

"اوکے "بھائی آپ جاکر فریش ہو جائیں تب تک باقی سب بھی آجائیں گئے حیا نے مسکراتے اسکو جانے کا اشارہ کیا

"اوکے "کامیش کہتے ہی اپنے روم کی طرف گیا

♡♡☆♡☆♡

جیسے ہی ارمغان حویلی کے اندر داخل ہوا توسب نے خوشی سے اسکا استقبال کیا وہ سب سے گلے ملا اور پھر اپنے روم میں چلا گیا بیڈ پر لیٹتے ہی اسے نیند آگئ اسکی آنکھ تب کھولی جب کامیش کا فون آیا اس نے نیند میں ہی فون اٹھایا

New Era Magazine

ہیلو کہاں ہو یار کب سے تمہیں فون کررہا ہوں کامیش نے ارمغان کے فون اٹھاتے ہی بولنا شروع کیا، یار تھکن کی وجہ سے نیند آگئ تھی ابھی تمہارے فون کی وجہ سے میری آنکھ کھول گئ

تم سناو ٹھیک سے حویلی پہنچ گئے، ارمغان اٹھتے ہی بیڈ سے ٹیک لگانے لگا، ہاں پہنچ گیا تھا اب تو فریش بھی ہو گیا ہوں کامیش جواب دیتے ہی اپنا بیگ بند کرنے لگا

او............

اب کیا کرر ہے ہو ارمغان نے پوچھا،شاپنگ پر جانے کا سوچ رہا ہوں ویسے بھی رات کو فنکشن بھی تو ہے،تو بھی آجا اور ریان کو بھی فون کر دے کا میش ارمغان کو کہتے ہی روم سے باہر گیا

ٹھیک ہے میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں شاہ حویلی پھر اکٹھے چلے گئے وہی ریان بھی آ جائے گا ارمغان نے کہتے بیڈ سے اٹھا فریش ہونے کیلئے.......

اوکے جلدی آجا کا میش نے کہتے فون بند کیا

جیسے ہی ارمغان تیار ہو کر نیچے آیا سب شام کے فنکشن کی تیاریوں میں لگے ہوئے تھے وہ اپنی ماں کو ڈھونڈ رہا تھا جب افراح اس کے پاس آئی

بھائی آپ کہیں جا رہے ہیں،افراح اسکو تیار دیکھتے پوچھنے لگی،شاہ حویلی جا رہا ہوں ارمغان نے فون کو دیکھتے سرسری سا انداز ہ اپنایا

تم کیوں پوچھ رہی تھی کوئی کام ہے ارمغان اسکو سوچتے دیکھتے فون کو بند کرتے بولا،جی مجھے بھی شاہ حویلی جانا تھا یہ کچھ چیزیں ہیں حیا کی جو میرے پاس رہ گئی تھی جب ہم شاپنگ پر گئے تھے تو بس یہ ہی دینی تھی اسکو،افراح نے شاپر کی طرف اشارہ کرتے شانے اچکائے

جبکہ حیا کا نام سن کرار مغان کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی کیونکہ وہ اسے بچپن سے ہی پیار کرتا تھا

ایسا کروں تم یہ سامان مجھے پکڑا دو میں وہی جا رہا ہوں میں اسے دے دوں گا اور تم امی کو بتا دینا میں سیدھا ہوٹل پہنچ جاوں گا ار مغان جلدی سے شاپر پکڑتا حویلی سے باہر گیا جبکہ افراح دیکھتی رہ گئی

شادی چونکہ تینوں گھرانوں میں تھی اس لیے سب

بڑوں نے فیصلہ کیا تھا کہ سارے فنکشن ایک ہی جگہ پر ہو گئے تاکہ بچے آسانی سے

انجوائے کر سکے اس لیے انہیں نے ایک ہوٹل بک کروالیا تھا

جہاں پر اب وہ سب جانے والے تھے

☆♡☆☆♡☆♡

جب تک وہ تینوں تیار ہو کر نیچے آئی تب تک ریان بھی آ چکا تھا جیسے ہی ان تینوں نے اسے دیکھا

بھاگ کر اسکے گلے ملی

بھائی آپ بہت برے ہے آپ نے ہمیں بتایا کیوں نہیں ہم نے آپکو ائر پورٹ پر لینے آنا تھا ریان سے الگ ہوتے ہی چاہت نے اپنا رونا سٹارٹ کیا

سوری بابا مجھے نہیں پتا تھا کہ تمہارا یہ پلان تھا ریان نے مسکراتے کان کو ہاتھ لگایا
سوری ایک شرط پر ملے گئ اگر آپ ہمیں شاپنگ پر لے کر جائیں چاہت

یہ کیا تم نے اسکے آتے ہی شاپنگ جانے کی باتیں شروع کر دی ابھی تو وہ آیا ہے پانی وانی پوچھا نہیں بھائی سے اور مہارانیوں کو شاپنگ پر جانا ہے اس سے پہلے ریان چاہت کی بات کا کوئی جواب دیتا

زینب بیگم غصے سے بولی جس پر چاہت کا منہ بن گیا
ارے امی کچھ نہیں ہوتا میں ٹھیک ہوں ویسے بھی فلائٹ میں تھوڑا آرام کر لیا تھا اور میری بہنوں کی خوشی مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے ریان نے مسکراتے ہوئے اپنی ماں سے کہا

مگر.......

اگر مگر کچھ نہیں ویسے بھی مجھے بھی شاپنگ کرنی تھی تو انکے ساتھ میں بھی کر لو گاریان نے زنیب بیگم کی بات کو درمیان میں کاٹا جس پر وہ تینوں خوش ہو گئیں

☆♡☆☆♡☆♡

کامیش جب سو کر اٹھا تو شام کے چار بج رہے تھے اس نے ارمغان کو فون کیا اور اسے شاہ حویلی آنے کا کہا جیسے ہی عہ تیار ہو کر نیچے آیا تو سب آ گئے تھے وہ سب سے ملنے کے بعد وہی بیٹھ گیا

جب ارمغان شاہ حویلی پہنچا تو اس نے کار سے شاپنگ بیگ نکالے جو افراح نے حیا کو دینے کے لیے بولا تھا جیسے ہی لان عبور کرتا اندر جانے لگا اسے ایک لڑکی کی آواز سنی جو کسی بات پر ہنس رہی تھی جس کے لمبے گھنے بال ہوا کی وجہ سے اڑ رہے تھے اس نے بلیک کلر کی فراخ پہنی تھی جس میں اسکی سفید رنگت مزید نکھر گئی تھی

وہ سادگی میں بھی غضب ڈھا رہی تھی ارمغان بے اختیار ہی اسے دیکھنے لگا جو کسی سے فون پر بات کر رہی تھی جیسے ہی اس لڑکی نے اسے اپنی طرف گھورتے پایا تو اسے بہت غصہ آیا وہ فون بند کرتی غصے سے اسکی طرف بڑھی

اے مسٹر........؟؟؟؟؟

کبھی لڑکی نہیں دیکھی حیا نے ارمغان کے آگے چٹکی بجھاتے ہوئے کہا جس سے وہ ہوش میں آیا

نہیں....؟، میرا مطلب ہے سوری ارمغان نے جلدی سے کہا کہ کہی وہ ناراض نہ ہو جائے، کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ وہ حیا ہی ہے

دیکھی ہے پر آپ جیسی نہیں ارمغان نے شوخ ہوتے گویا، دیکھیے مسٹر آپ جو کوئی بھی ہے اپنی حد میں رہے آپ جانتے نہیں آپ کس سے بات کر رہے ہیں حیا نے غصے سے سرخ ہوتے بولا

آپ ہی بتادے کہ میں کس سے بات کر رہا ہوں ارمغان نے قدم حیا کی طرف بڑھاتے پر شوخی سے قدم بڑھائے

حیا شاہ نام ہے میرا اور آپ میرے ہی گھر میں کھڑے ہو کر میرے ساتھ ہی فلرٹ کر رہے ہیں حیا نے ہچکچاتے ہوئے دو قدم پیچھے لیے، کیونکہ وہ اسکے اتنے قریب آنے سے ڈر گئی تھی

میں......

اس سے پہلے ارمغان کوئی بات کرتا کامیش وہاں آگیا، ارمغان یار تو یہاں ہے میں کب سے تیرا اندر انتظار کر رہا ہوں کامیش نے اس کو حیا کے ساتھ کھڑے دیکھ آتے ہی گویا ہو......

New Era Magazine

تو یہ ارمفان ہے حیا نے جیسے ہی سنا تو اسکو دیکھتے دل میں سوچنے لگی، میں ابھی آیا ہوں یہ کچھ چیزیں تھیں جو افراح نے حیا کو دینے کا کہا تھا تو بس وہ ہی دینے آیا تھا ارمغان نے حیا کی طرف دیکھتے شاپر آگے کیا جبکہ وہ اسکو حیران نظروں سے دیکھ رہی تھی

اچھا چلو پھر چلے کامیش نے کہتے ہی ارمغان کو لیتے وہاں سے گیا......

☆♡☆♡☆♡☆♡

"حال"

چھوڑوں مجھے تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی آن نے چیخنے کے انداز میں کہا

چلاو مت.....

ویسے بھی مجھے بھی کوئی شوخ نہیں ہے تمہیں ہاتھ لگانے کا قادن نے کہتے ہی آن کو

ایک جھٹکے سے چھوڑا جس سے آن لڑکھڑاتے پیچھے ہوئی

تبھی قادن کا فون رنگ کیا جیسے ہی قادن نے نمبر دیکھا تو آن کو بولنا شروع ہوا

آئندہ پھر کبھی مجھ سے الجھنے کی غلطی مت کرنا آج تو میں تمہیں چھوڑ کر جارہا ہوں

اگر تمہاری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اسکا میلے میں ہی وہ حال کرتا جو تم سوچ نہیں سکتی

اور ہاں پھر کبھی مجھے چیلنج مت کرنا اور نہ کبھی میرے سامنے آنا کیونکہ قادن شاہ ایک

بار تو کیسی کو معاف کر سکتا ہے بار بار نہیں قادن کہتے ہی لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے

گیا

ہنمہ......

آیا بڑا مجھے چھوڑ کر جانے والا کیا بول رہا تھا سامنے نا آنا مجھے بھی کوئی شوق نہیں تمہارے سامنے آنے کا آن منہ بناتے اپنے بالوں کو پیچھے کرتی نایاب کو دیکھنے لگی کہ وہ کہاں رہ گئی ہے

☆♡☆♡☆♡

نایاب کو جب احساس ہوا کہ وہ گرنے سے بچ گئی ہے تو اس نے اپنی آنکھیں کھول سامنے دیکھا تو تو کوئی اسکا ہاتھ تھامے کھڑا تھا ابھی وہ اسے کو ٹھیک سے دیکھ نا پائی تھی کہ اسنے اسکو اپنی طرف کھینچا، جس سے وہ اسکے سینے سے آ لگی جبکہ بارش زوروں شور سے ایک بار پھر شروع ہو چکی تھی

نایاب ابھی سنبھالی بھی نہ تھی کہ مقابل ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کرتا جانے ہی لگا تھا کہ نایاب اسے دیکھتے کسی کو اونچی اونچی آوازیں دینے لگی

آن.......

آن.........

چور.........چور......چور......

جیسے ہی نایاب نے چیخنا شروع کیا مقابل نے پیچھے مڑتے ایک جھٹکے سے اسے خود سے قریب کرتے منہ پر ہاتھ رکھتے دیوار سے لگا یا

یہ سب کچھ سیکنڑوں میں ہوا کہ وہ سمجھ بھی نہ سکی اسکے ساتھ کیا ہوا جب وہ سنبھلی تب وہ پوری طرح مقابل کے شکنجے میں پھنس چکی تھی

نایاب نے اپنی سرمئی آنکھوں کو اٹھاتے سامنے موجود شخص کو دیکھا جو اپنی سکائے بلیو آنکھوں سے اسکو گھور رہا تھا نا جانے کیوں وہ اس کو اپنے دل کے قریب لگی

New Era Magazine

واہ.....

داد دینی پڑے گئ تمہاری ہمت کی ایک تو میں نے تمہاری ہیلپ کی اوپر سے تم مجھے ہی چور چور کہہ کر چیخ رہی ہو اب میں تمہارے منہ سے ہاتھ ہٹا رہا ہوں....

خبر دار.......

اگراب تم نے آواز نکالی تو میں تمہاری جان لے لوں گا نایاب کے بار بار منہ سے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کو دیکھتے مقابل نے سخت لہجے میں گویا، جبکہ اسے کی بات سنتے جلدی سے سر کوہاں میں ہلایا

آپ اندر کیسے آئیں جیسے مقابل نے اسکے منہ سے ہاتھ ہٹایا تو وہ اپنی سانسوں کو درست کرتی ڈرتے بولی

آپکو کیا لگتا ہے کیسے آنا چاہیے تھا میڈم لگتا ہے آپ نے کبھی چور دیکھے نہیں، چلو کوئی بات نہیں میں بتادیتا ہوں آپکی اطلاع کیلئے عرض ہے

کہ چور ہمشیہ دیوار پھلانگ کر اندر آتے ہیں اور ظاہری بات ہے کہ میں بھی چور ہوں دیوار پھلانگ کر ہی اندر آوں گا مقابل نے دلچسپی سے نایاب کو دیکھتے شرارتا کہا

جیسے ہی نایاب نے یہ سنا تو اسے حیرانگی سے دیکھا

محترمہ........

اب آپ کہیں یہ تو نہیں سوچ رہی کہ آپ کے گارڈز نے مجھے کیوں نہیں روکا، تو محترمہ آپکو بتاتا چلوں کہ آپ کے گارڈز سو رہے تھے

اسلیئے انہیں میرے کودنے کی آواز نہیں آئی ویسے آپ نے اچھے گارڈز رکھے ہیں

مقابل نے پوری بات کہتے طنزیہ کہا جبکہ اسکی آنکھیں مسکرا رہی تھی، جیسے وہ یہ سب انجوائے کر رہا ہو

اسے کیسے پتہ چلا کہ میں کیا سوچ رہی ہوں کہیں یہ کوئی بھوت یا جادو گر تو نہیں نایاب دل میں سوچنے لگی نایاب دل میں سوچنے لگی

محترمہ نہ میں تو بھوت ہوں اور نہ جادو گر بلکہ میں تو معمولی سا چور ہوں جو لوگوں کے گھروں سے چیزیں چراتا ہے، یہ بھی سیکرٹ ہے پھر کبھی بتاوں گا اب تو ملاقات ہوتی ہی رہی گئی

مقابل اسکے بالوں کو پیچھے کرتا اسکے کان میں سرگوشی کرنے لگا، اسکے ایسے کرنے سے نایاب مزید خوفزدہ ہو گئی کہ تبھی اسے آن کی آواز سنائی دی

آ..........

چپ........؟؟؟؟

اس سے پہلے نایاب آن کو آواز دیتی مقابل نے بہت ہوشیاری سے ایک بار پھر نایاب کے منہ پر ہاتھ رکھا

اے لڑکی......

ابھی تو میں یہاں سے جا رہا ہوں لیکن خبردار......؟؟؟؟

اگر تم نے میرے بارے میں کسی کو بتایا تو میں اس گولی سے تمہارا بھیجا اڑا دوں گا

مقابل نے گن نایاب کے سر پر رکھتے کہا

اور نایاب نے جیسے ہی ہاں کیا وہ وہاں سے بھاگتے چلا گیا

♡☆☆♡☆♡☆♡

جیسے ہی وہ فام ہاوس پر پہنچا تو حامد اسے باہر ہی مل گیا،اس آدمی نے اپنا منہ کھولا کہ نہیں

حامد قادن نے غصے سے پوچھا

نہیں سر وہ کچھ بھی نہیں بتا رہا ہم نے اسے پیسوں کا لالچ بھی دیا اور مارا بھی لیکن پھر بھی وہ اپنا منہ نہیں کھول رہا حامد نے ڈرتے ڈرتے بتایا

کیونکہ وہ قادن کہ غصے سے اچھے سے واقف تھا

ایسے کیسے نہیں منہ کھول رہا وہ مجھے بتاو کیاں ہے وہ قادن نے فام ہاوس میں داخل ہوتے کہا

سر وہ تہ خانے میں ہے حامد کے بتاتے ہی قادن تہ خانے کی طرف گیا وہ جیسے ہی تی جانے میں داخل ہوا تو سامنے دیکھا جہاں پر اس آدمی کو کرسی سے باندھا گیا تھا اور دو ہٹے کٹے گارڈز اسکی پٹائی کر رہے تھے قادن تیزی سے اسکی طرف بڑھا اور گارڈز کو پیچھے کرتا اسکی رسیوں کو کھولتے اسے مارنا شروع کیا اور اتنا مارا کہ اسکے ناک منہ سے خون نکلنا شروع ہو گیا

اب بتا....

تو نے کس کے کہنے پر جمال شاہ پر گولی چلائی تھی قادن اسے گردن سے پکڑتے

گرجا، مجھے نہیں پتا آپ کس کی بات کر رہے ہیں میں تو انہیں جانتا بھی نہیں اور نہ ہی میں نے کسی کہ کہنے پر گولی چلائی مقابل نے درد سے کراہتے جواب دیا

اوہ.....

تو تم اتنے بڑے سا سیدان کو نہیں جانتے اچھا مذاق ہے قادن غصے سے بولا

میں سچ میں نہیں جانتا نہیں مقابل گویا

تم مجھے اس شخص کا نام بتا رہے ہو جس کے کہنے پر تم نے گولی چلائی تھی یا میں اپنے

طریقے سے پوچھو قادن اسکی گردن چھوڑتے کہا

جبکہ اسکی بات سن کر حامد سمجھ گیا کہ آگئے کیا ہونے والا ہے

سر میں نے کتنی بار کہا ہے کہ میں کسی کو نہیں جانتا اور نہ ہی میں نے گولی چلائی تھی

مقابل ڈرتے بولا

لگتا ہے تم ایسے نہیں بتاو گئے قادن نے اپنی گن نکالتے ہی اسکے پاوں پر گولی ماری جس

سے وہ نیچے گر گیا اور درد سے چلانے لگا

اب بتا کہ کس کے کہنے پر کیا وہ سب نہیں تو اس بار میری گولی کا نشانہ تیرا سر ہو گا قادن

اسکے پاس بیٹھتے اسکی گردن کو اوپر کیا

وہ بہرام چوہدری کے کہنے پر اسکے نہ بولنے پر قادن گن کا ٹریگر دبانے ہی والا تھا کہ مقابل جلدی سے گویا ہوا کیونکہ وہ قادن کا ویر تو دیکھ چکا تھا اور سمجھ گیا تھا کہ وہ سچ میں گولی چلادے گا اس لیے اس نے بتانے میں ہی اپنی عافیت جانی

ہمم.......

تو بہرام چوہدری کے کہنے پر کیا تو نے وہ سب

جی سر مقابل جلدی سے بولا

تھینکس بتانے کے لیے لیکن میرے پاپا پر گولی چلانے کی سزا تو تجھے ملے گی ہی قادن نے کہتے ساتھ ہی گن کا ٹریگر دبا دیا جس سے وہ آدمی مر گیا

اسکی لاش کو ٹھکانے لگا دینا قادن حامد سے کہتا وہاں سے گیا

☆♡☆☆♡☆♡

ارے...

شکیل تم یہاں کیا کر رہے ہو بابر نے الجھتے دریافت کیا، باس کہاں ہے شکیل نے اسکی بات کو اگنور کرتے پوچھا

باس ابھی بزی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ انہیں کوئی ڈسٹرب نہ کرے بابر نے سنجیدگی سے کہا

لیکن مجھے باس کو ار باز خان کے متعلق خاص بات بتانی تھی شکیل نے جواب دیا

جو بھی بات ہے مجھے بتادوں میں نہیں چاہتا کہ باس اس شخص کا نام سن کر دکھی ہو ویسے بھی باس بہت کم خوش ہوتے ہے ایک تو اپنی فیملی کے ساتھ دوسرا آج کے دن بابر نے از حد سنجیدگی سے گویا

یہ تو خان فیملی ہے نہ اس سے پہلے کہ شکیل کچھ کہتا بابر نے عینا لوگوں کو دیکھتے استفسار کیا جو ہوٹل کے بائیں سائیڈ والے حصے کی طرف جا رہے تھے

ہاں میں انھی لہ پیچھا کرتے یہاں تک آیا ہوں پر جب میں نے آپ کو دیکھا تو سوچا کہ باس کو یہی پر بتادوں کہ ار باز خان پاکستان واپس آگیا ہے شکیل نے تحمل سے بتایا

کیا ار باز خان پاکستان واپس آگیا وہ تو پرسوں آنے والا تھا بابر نے حیرانگی سے پوچھا

یہ تو مجھے نہیں پتا شکیل نے شانے اچکائے

ہمم....

ٹھیک ہے ابھی تم رہنے دوں بتانے کو کل میں خود بتادوں گا ویسے بھی وہ اتنی جلدی ہمارے خلاف کچھ نہیں کرنے والا بابر نے کچھ سوچتے شکیل سے کہا

☆♡☆☆♡☆♡

شایان ہر سال ایمان کے برتھ ڈے پر اسی ہوٹل میں آتا تھا کیونکہ ایمان کو یہ ہوٹل بہت پسند تھا شایان نے اس کی آخری برتھ ڈے پر اسے یہ ہوٹل گفٹ کیا تھا اس لیے اسے اس ہوٹل سے خاص لگاو تھا اور وہ ہر سال یہی پر ایمان کی برتھ ڈے مناتا تھا ابھی بھی وہ کیک کاٹ کر ایمان کا فیورٹ گانا گانے لگا تھا کہ اسے ایمان کی بات یاد آگئی

"ماضی"

اس گانے میں ایسا کیا ہے جو تم ہر بار مجھے یہی گانا سنانے کو کہتی ہو آج تم مجھے بتا ہی دو شایان نے ایمان کو قریب کرتے پوچھا

تم نہیں سمجھو گئے شانی اس لیے رہنے دو اور چھوڑو مجھے ایمان شایان سے الگ ہوتے بولی

کیوں نہیں سمجھو گا تم سمجھا نا تو نہ تمہیں پتا بھی ہے کہ میں کبھی کسی کہ سامنے نہیں گاتا صرف تمہارے سامنے گاتا ہوں وہ بھی صرف تمہارے کہنے پر کیونکہ تمہیں میری آواز بہت پسند ہے اور
جب بھی کبھی میں ہر برتھ ڈے پر تمہاری وش پوچھتا ہوں

تو تم یہی گانا سنانے کو بول دیتی ہو لیکن آج نہیں پہلے تم مجھے یہ بتاو کہ تمہیں اس گانے میں ایسا کیا نظر آتا ہے جو تم اسے اتنا پسند کرتی ہو شایان ایک ہی سانس میں سب کہتا ایمان کی طرف دیکھنے لگا
مجھے اس گانے میں زندگی کی سچائی نظر آتی ہے کیونکہ یہ سچ کہ زندگی میں بہت کم لوگوں کو سچا پیار نصیب ہوتا ہیں اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہے جو اس پیار کو پا کے کھو دیتے ہیں اگر مجھے کبھی

کچھ ہو جاتا ہے تو تمہیں یہ گانا یاد دلائے گا کہ ہم بھی کبھی ساتھ تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جن کو سچا پیار نصیب ہوا ایمان نے تفصیل سے بتایا

ہم ہمیشہ ساتھ ہے گئے تمہیں کبھی کچھ نہیں ہو گا شایان ایمان کی بات پر مصنوعی غصے سے گویا

اچھا بابا کچھ نہیں ہوتا مجھے اب تم مجھے گانا سناؤ ایمان اسکی بات پر مسکراتے گوئی

شایان نے ایمان کی یادوں سے باہر آتے گٹار بجانا شروع کیا

☆♡☆☆♡☆♡

واو.....

باہر بارش ہو رہی ہے مجھے تو پتا ہی نہیں تھا منت اپنا اسائنمنٹ مکمل کر کے ابھی فارغ ہوئی تھی اس نے سونے سے پہلے کھڑکی کھول کے یونہی باہر دیکھا تو بہت تیز بارش ہو رہی تھی جسے دیکھ کر وہ خوش ہو گئی اس نے سوچا کیوں نہ بہر جا کے بارش انجوائے کی جائے جیسے ہی اس نے باہر جانے کے لیے قدم بڑھائے تو کچھ سوچ کر رک گئی

اماں ابا کو پتا چلا نہ کہ میں اس وقت بارش میں بھیگنے گئی ہوں تو میری خیر نہیں منت خود سے بڑبڑائی

مگر انہیں تو پتا تب چلے گا نہ جب وہ اٹھے گئے اس سے پہلے ہی میں واپس آجاوں گئی منت خود کے سوال کا ہی جواب دیتی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی کوارٹر سے باہر گئی اور کوارٹر کے پیچھے لان میں جا کر بارش میں بھیگنے لگی

~~~~~

بہاس کھڑکی کے پاس کھڑا منت کو ہی یاد کر رہا تھا جب اسے منت کے ساتھ ہوئی صبح کی ملاقات یاد آگئی

کتنا بول رہی تھی وہ لڑکی پتا نہیں خود کیا سمجھ رہی تھی جیسے پرستان کی شہزادی ہو

لیکن.....
~~~~~

کچھ تو خاص تھا اس میں کہ اسے دیکھتے مجھے پارٹی والی لڑکی یاد آگئی بہاس منت کے

بارے میں سوچتے خود ہی اپنی بات کی تصیح کرنے لگا

جب اچانک اسکی نظر نیچے لان میں بارش کو انجوائے کرتی منت پر پڑی پہلے تو وہ اسے

اپنی نظر کا دھوکا سمجھا مگر جب اس نے غور کیا تو حیران ہوئے بنا نہ رہ سکا

یہ یہاں کیا کر رہی ہے بہاس خود سے کہتا کمرے سے نکلتا سیڑھیوں کو عبور کرتا حویلی

سے باہر آیا

جہاں پر منت بارش کے پانی پر اچھل رہی تھی بہاس

ویسے تو غصے میں نیچے آیا تھا

پر جب منت کو بارش کے پانی کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو اسکا غصہ پل میں غائب ہو گیا اور وہ

یک ٹک اسے دیکھنے لگا

منت کو جب اپنے اوپر کسی کی گہری نظروں کا احساس ہوا تو اس نے سامنے دیکھا جہاں پر بہاس سینے پر ہاتھ باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا

منت اپنے سامنے کسی اجنبی شخص کو دیکھ کر ڈر گئی تھی مگر اپنی حالت کو قابو میں کرتے وہ اپنے دوپٹے کو درست کرتی بولی

کو.. کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو منت صبح والا واقعہ بھول گئی تھی اس لیے وہ بہاس کو پہچان نہیں پائی

واہ....

اتنی جلدی بھول گئی صبح تو بہت باتیں سنا رہی تھی کہ میں یہ میں وہ بہاس نے منت کو میلے والا واقعہ یاد کرواتے گویا

او.....

تم......

تم نے میرا پیچھا کیا اور یہاں تک پہنچ گئے ایک فون ہی ٹوٹا تھا جو کہ تم امیروں کے لیے تو معمولی بات ہے پھر بھی تم نے فون کا بدلہ لینے کے لیے میرا پیچھا کیا چھچھورے کہی

کہ منت جب بولنے پہ آئی تو بولتی چلی گئی تو مجبورا بہاس نے اسے چپ کروانے کے لیے اسے کمر سے پکڑتے خود سے قریب کیا جبکہ منت اسکے ایسا کرنے سے مزید ڈر گئی

ہاں میں نے تمہارا پیچھا کیا ویسے بھی تمہی نے کہا تھا کہ تم دیکھنا چاہتی ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرتا ہوں تو وہی بتانے آیا ہوں بہاس منت نے منت کے کان میں بولتے

اسکی گالوں پر اپنے ہونٹ رکھے جب کہ اسکے ایسا کرنے سے منت کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی کیونکہ اس نے آج تک کسی نا محرم کو خود کو چھونے نہیں دیا تھا

بارش مزید تیز ہوگئی اور ان دونوں کو بھیگونے لگی

پلیز مجھے چھوڑوں منت نے خود کو بہاس سے آزاد کروانے کی کوشش کرنے لگی لیکن سامنے بھی بہاس تھا جو اتنی آسانی سے چھوڑنے والا نہیں تھا

پہلے اپنا نام بتاوں پھر چھوڑوں گا

بہاس نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی منت کی کمر پر رکھتے اسے مزید اپنے قریب کیا

م...م... من..منت منت نے ڈرتے لڑکھڑاتے بتایا کیونکہ جیسے بھی تھا

وہ ایک لڑکی تھی اور رات کے اس پہر کسی نا محرم کی بانہوں میں ہونا وہ بھی گیلے کپڑوں میں اس کے لیے بہت ہی شرم کی بات تھی

اس لیے اس نے بہاس سے اپنی جان چھوڑوانے کے لیے اسے اپنا نام بتا دیا

جبکہ جیسے ہی بہاس نے اسکا نام سنا تو اسے شاکٹ لگا کہ یہ وہی منت ہے جس سے وہ نفرت کرتا ہے تو اس نے جلدی سے منت کو چھوڑا

میں کوئی تمہارا پیچھا نہیں کر رہا تھا یہ میری حویلی ہے بہاس خان کی حویلی ویسے بھی میں غریبوں کے منہ نہیں لگتا

میں تو چیک کر رہا تھا

کہ

تم میں کچھ بدلاو آیا کہ نہیں پر نہیں تم تو اب تک ویسی ہی ہو بد تمز بہاس نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالتا بولنا شروع ہوا

اور یہ کیا تم رات کے اس پہر بارش میں نیا رہی ہوا بھی تو میں آیا ہوں اگر کوئی اور آجاتا اور تمہیں اس حلیہ میں دیکھ اسکا دل بے ایمان ہو جاتا

پھر

ویسے بھی لڑکیوں کو اس بات کا دھیان رکھنا چاہیے جاو اب جا کے کپڑے چینج کر و اور آئندہ میں تمھیں ایسے لان میں بارش میں نہاتے نہ دیکھو

بہاس نے اسکو باتیں سنانے کے ساتھ اپنے دل کی بات کہنا نہ بولا جبکہ منت تو ابھی تک شاکٹ میں تھی کہ وہ بہاس ہے جس سے اسکی صبح لڑائی ہوئی تھی

تمہیں سنائی نہیں دیا اب کی بات غصے سے کہا

تو منت اسکو دل میں باتیں سناتی کوارٹر کی طرف گئی

☆♡♡☆♡☆♡

🎶🎵🎶🎵🎶🎵
🎶🎵🎶🎵🎶🎵

دو لفظ کی ہے باتیں کئی ہیں

کیوں درمیاں پھر رکی رکی

کہہ بھی نہ پائے رہ بھی نہ پائے

کیوں بے وجہ ہے یہ بے بسی

تم میں ہم ہیں ہم میں تم ہو

تم سے ہم ہیں ہم سے تم ہو

قسمتوں سے ملتے ہیں دو دل یہاں

ہر کسی کو نہیں ملتا یہاں پیار زندگی میں

عینا کسی سے فون پر بات کرنے کے لیے جیسے ہی دائیں سائیڈ پر آئی تو اسے گانے کی آواز سنائی دی وہ فون بند کرتی اس طرف جانے لگی یہاں سے آواز آرہی تھی

لگتا ہے آواز یہاں سے آرہی ہے عینا جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچی تو خود سے بڑبڑائی

خوش نصیب ہے جن کو

ہے ملی یہ بہار زندگی میں

پیار نہ ہو تو زندگی کیا ہے

یار نہ ہو تو بندگی کیا ہے

تجھ سے ہر خوشی ہے

تیرے دم سے عاشقی ہے جان لے

مل جائے ہم تو سب کچھ سہی ہے

پھر اس طرح کیوں ہے اجنبی

عینا نے دروازے کے ہینڈل کو گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا وہ دروازے کو پار کرتی جیسے ہی اندر آئی سامنے بہت ہی خوبصورت ڈیکلریشن کی گئی تھی

درمیان میں ایک جگہ دو کرسیاں اور ایک ٹیبل رکھا گیا تھا اور آس پاس غبارے بکھرے ہوئے تھے کرسی پر کوئی بیٹھا گانا گا رہا تھا

لیکن عینا اسکا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی کیونکہ اسکا چہرہ دوسری طرف تھا تبھی اس نے اگلے فقرے بولنے شروع کیے

تو محبت ہے عشق ہے میرا
اک عبادت ہے ساتھ یہ تیرا
جب دل سے دل ملے ہیں

نیو ایرا میگزین
New Era Magazine

پھر کیوں یہ فاصلے ہیں اسطرح
اب بول شے تو یا بول دو میں
کب تک چھپائے یہ بے خودی

اسکی آواز میں ایک جادو تھا جو عینا کو اپنی طوف کھینچ رہا تھا اس لیے وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اسکی طرف بڑھی

ہر کسی کو نہیں ملتا یہاں پیار زندگی میں

شایان نے گانا ختم کرتے جیسے ہی پیچھے دیکھا تو عینا کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑے جب کہ عینا اسکو دیکھ کر شاکٹ ہو گئی

یہ تو وہی ہے جم والا مسٹر کھڑوس عینا نے منہ بناتے دل میں سوچا

"ہاو ڈیئر یو" تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں آنے کی اور تمہیں اندر کس نے آنے دیا شایان غصے سے عینا کی طرف بڑھتے بولا

بابر....

بابر.....

اس سے پہلے کہ عینا اسکی بات کا جواب دیتی شایان غصے سے چلایا جیسے ہی بابر نے شایان کی آواز سنی تو وہ اور شکیل بھاگتے اندر آئے

پر جب انہوں نے عینا کو وہاں دیکھا تو سمجھ گئے اب انکی شامت پکی ہے
یہ لڑکی اندر کیسے آگئی تم کہاں مر گئے تھے شایان غیض وغضب سے گویا

اپنے پاوں پر چل کے آئی ہوں تمہیں کوئی پرابلم ہے
اگر ہو بھی تو مجھے کوئی ورق نہیں پڑتا ویسے بھی جب میں یہاں آئی تو یہ تو باہر تھا ہی نہیں اس لیے جو پوچھنا ہے مجھ سے پوچھو

اس سے نہیں عینا کے بولتے ہی شایان نے بابر کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تبھی انکی آوازیں سن کر مینیجر بھی وہاں آگیا

میڈم آپ یہاں کیا کر رہی ہے میں نے آپکو بتایا بھی تھا کہ اس طرف مت آئیں گا آپ پھر بھی یہاں گئی مینجر عینا کی طرف دیکھتے گویا

ایسی بھی کیا بات ہو گئی جو آپ سب اتنا بتنگڑ بنا رہے ہیں ویسے بھی میں تو غلطی سے یہاں آگئی تھی عینا نے صاف گوئی سے جھوٹ بولا

"شٹ اپ" تم اسے یہاں سے نکالتے ہو یہ میں تمہیں جاب سے نکالوں شایان نے عینا کو ڈانٹتے مینجر سے کہا

میڈم آپ یہاں سے جائیں مینجر نے جلدی سے گویا کہ کہیں باس سچ میں ہی اسے نہ نکال دے

لیکن......

پلیز میڈم آپ جائیں اس سے پہلے عینا پھر کچھ بولتی مینجر نے دو ٹوک کہا تو عینا غصے سے پاوں پٹختی وہاں سے گئی

سوری سر اب ایسی غلطی نہیں ہو گی منیجر بھی شایان سے معذرت کرتا جلدی سے باہر گیا

اور تم تمہیں میں نے کہا بھی تھا باہر کھڑے رہنا شایان نے غصے سے بابر سے استفسار کیا

وہ سر عدیل کا فون آ گیا تھا تو یہاں پر سگنل نہیں تھے تو میں فون سننے تھوڑی دیر کے لیے دوسری طرف چلا گیا تھا لیکن شکیل باہر ہی تھا بابر نے وضاحت دی جسے سنتے ہی شایان نے شکیل کی طرف دیکھا

سوری سر مجھے نہیں پتا وہ کب یہاں آئی میں تو بس تھوڑی دیر واش روم گیا تھا شکیل ڈرتے بولا

آئندہ ایسی غلطی کبھی نہ ہو ورنہ تم دونوں کو جان سے نکال دوں گا اب جاو یہاں سے شایان کے کہتے ہی وہ دونوں جلدی سے وہاں سے گئے

☆♡☆☆♡☆♡

"

دانیں تیار ہو کر ابھی آفس کت لیے نکل ہی رہی تھی جب کسی نے دروازے پر دستک دی تو وہ اپنا پرس کندھے پر ڈالتی دروازے کی طرف گئی جیسے ہی درواز کھولا سامنے مالک مکان کھڑا تھا

دانین بیٹا اج دو مہینے ہو گئے ہیں آپ نے کرایہ نہیں دیا اور آپ نے بجلی کا بل بھی جمع نہیں کروایا احمد صاحب نے دانین کو دیکھتے بولا

جی انکل اپ تو جانتے ہے کہ بابا کے جانے کے بعد سے ہمارے لیے کتنی مشکل ہو گئی ہے ابھی تھوڑے دن پہلے میری جاب لگی ہے جب سیلری آئے گی تو انکل آپ کا دونوں مہینوں کا کرایہ دے دوں گی اور بجلی کا بل بھی جمع کروا دوں گی دانین نے انہیں تفصیلا بتایا

لیکن بیٹا مجھے پیسے اج ہی چاہیے میں نے اپنی طجلی کا بل جمع کروانا ہے ورنہ وہ کاٹ دیں گئے احمد صاحب گویا ہوئے

ٹھیک ہے انکل میں کوشس کروں گی ابھی مجھے دیر ہو رہی ہے چلتی ہوں دانین کہتی وہاں سے گئی

☆♡☆☆♡☆♡

جب وہ لوگ حویلی پہنچے تو شایان پہلے سے ہی آیا ہوا تھا اس نے نایاب اور آن کو یونی کے لیے تیار ہونے کو کیا جسے سن ارسلان خان بولنے لگے لیکن شایان نے ان دونوں کو اوپر تیار ہونے کے لیے بھیج دیا پھر پتا نہیں اس نے انہیں کسے منایا مگر اب وہ نایاب لگوں کو یونی چھوڑنے جا رہا تھا خضر کیونکہ پہلے ہی چلا گیا تھا اس لیے سب لڑکیاں کو وہ چھوڑنے جا رہا تھا جب اس نے ڈرائیونگ کرتے نایاب کو مخاطب کیا

میں نے سر سے بات کر لی تھی اور تمہارا اڈمیشن ایم ایس کے سال دوم کی کلاس کے ساتھ کروا دیا ہے اب تم ماہم کے ساتھ اسکی کلاس میں جانا اوکے شایان نے شیشہ میں نایاب کو دیکھتے کہا

اوکے بھائی نایاب نے جواب دیا اور تھوڑی دیر میں وہ لوگ یونی پہنچ چکے تھے نایاب لوگ شایان کو بائے بولتی یونی کے اندر گئی شایان جانے ہی لگا تھا جب اس نے آن کا

فون دیکھا جو وہ گاڑی میں بول گئی تھی تو وہ اسے فون دینے کے لیے گاڑی سے نیچے نکلتا یونی کی طرف گیا

☆♡☆☆♡☆♡

"ماضی"

چلے بھائی چاہت نے نیچے آتے ہوئے کہا آج اس نے اپنے لمبے بال کھلے چھوڑے تھے جو کمر سے نیچے آتے تھے اس نے ریڈ کلر کی فراک پہنی تھی ساتھ میں کھوسا پہنا تھا جس سے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی ریان اسے ہی دیکھ رہا تھا

آپ ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں چاہت نے ریان سے پوچھا

آج تو میری بہن بہت پیاری لگ رہی ہے ریان نے اسکی تعریف کی

" تھینکس "بھائی اب چلے کہیں دیر نہ ہو جائے رات کو فنکشن بھی ہے چاہت نے ریان سے گویا

چلو لیکن وہ دونوں کہاں ہیں ریان نے عروج، ثمرہ کے متعلق دریافت کیا

وہ پہلے ہی باہر چلی گئی ہیں چاہت نے جواب دیا

اچھا پھع آو ہم بھی چلے ریان چاہت کو لیتا باہر گیا

☆♡☆☆♡☆♡

انکی گاڑی مال ان لاہور کے پار کینگ ایریا میں ایریار کی، یار یہاں اتنا رش کیوں ہیں ارمغان نے نظر بھر کی طرف گھوماتے کامیش سے پوچھا

مجھے کیا پتا یار میں بھی تیرے ساتھ ہی آیا ہوں کامیش نے شانے اچکائے اور جلدی سے گاڑی سے اترے اور مال کے اندر داخل ہوئے

جبکہ بہت سے لوگ انکے آس پاس سے گزرتے ہوئے لفٹ کی طرف جارہے تھے

چل یار ہم ریسپشن سے پوچھتے ہیں کہ یہاں کیا ہو رہا ہے کامیش نے سامنے کی طرف اشارہ کیا

"ایکسکیوزمی" کامیش نے ریسپشن پر موجود لڑکی کو دیکھتے کہا

"یس سر مے آئی ہیلپ یو" لڑکی نے کامیش کو اوپر سے نیچے تک غور سے دیکھتے استفسار کیا

جس نے آج بلیک کلر کی جینز کے ساتھ وائٹ کلر کی ٹی شرٹ کے اوپر بلیک کلر کا اپر ڈال رکھا تھا جس سے وہ حد سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا

آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہے کامیش نے آنکھ دباتے لڑکی سے بولا جس سے لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی

جبکہ ارمغان نے نہ میں سر ہلایا، کہ اسکا کچھ نہیں ہو سکتا

"ایکسکیوز می" کیا آپ بتا سکتی ہے کہ یہاں کیا چل رہا ہے ارمغان نے ریسپشن پر موجود دوسری لڑکی سے پوچھا

سر اوپر کے فلور پر کنسرٹ چل رہا ہے اس لیے آج تھوڑا زیادہ رش ہیں لڑکی نے جواب دیا

"تھینک یو" ارمغان نے کہتے ہی کامیش کو کھینچا اور لفٹ کی طرف بڑھا

کیا یار میری بات بن رہی تھی وہ نمبر دینے ہی والی تھی اور تو مجھے وہاں سے لے آیا کامیش نے منہ بنایا

کیا یار کبھی تو سریس ہو جایا کر اور تو نے ریان کو کال کی ارمغان نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا

تبھی لفٹ کھلی اور وہ دونوں لفٹ سے باہر نکلے

جہاں ہر طرف شور ہی شور تھا مال کے درمیان میں سٹیج بنا ہوا تھا یہاں ہر طرف لوگوں کا ہجوم تھا

سٹیج کے اوپر ہر طرف روشنیاں جگمگا رہی تھی کنسرٹ شروع ہو گیا ہر کوئی اپنے فون پر ویڈیو بنا رہا تھا

یار میں نے فون کیا تھا لیکن اس نے نہیں اٹھایا کامش نے ہجوم کی طرف دیکھتے ہوئے اونچی آواز میں گویا کیونکہ ریان بہت شور تھا

چل یار شاپ کی طرف چلتے ہیں تب تک وہ بھی آجائے گا میں نے ٹیکس کر دیا ہے

کامیش نے فون اپنی پاکٹ میں رکھتے جواب دیا

تبھی سونگ کی آواز انا شروع ہوئی سونگ بہت تیز آواز میں بج رہا تھا جب ارمغان نے ریان کو دیکھا جو شاید کسی کو ڈھونڈ رہا تھا

یار ریان آگیا ہے چل اسکے پاس چلتے ہیں ارمغان نے تیزی سے ریان کی طرف جاتے کامیش سے کہا جو ہجوم کی طرف دیکھ رہا تھا جسکی وجہ سے وہ

ارمغان کی آواز نہیں سن پایا کہ اس نے کیا کہا تبھی کسی نے خوبصورت آواز میں گانا شروع کیا

☆♡☆☆♡☆♡

جاری ہے.......

نوٹ

عشق ازایمان چوہدری پڑھنے کے بعداپنی رائے سے ضرورآگاہ کریں۔نظرِثانی کرتے ہوئےاس بات کویقینی بنایاگیاے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گرپھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہوتو اس کی نشاندہی ضرورکریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

تعاون کاطلبگار

ادارہ(نیوایرامیگزین)

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ وحقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرامیگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردومیں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندرویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپردیئے گئےرابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرامیگزین